سوال

(276)قرآن کے پارے گھروں میں تقسیم کرکے پڑھوانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاجولوگ قرآن مجید کے پارے گھروں میں تقسیم کردیتے ہیں اور پڑھنے کے بدلے میں پڑھنے والوں کوچاول کی پلیٹ یاچنے وغیرہ تقسیم کردیتے ہیں یہ پڑھنا اور ثواب ان کے نام کرنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کوپڑھواکرایصال ثواب کاطریقہ کارکتاب وسنت اورسلف صالحین کے عمل سےثابت نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادگرامی ہے :

«من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھورد» انظرالرقم المسلسل (2)

یعنی''جوکوئی دین میں اضافہ کرتاہے وہ مردودہے۔''

فقہاء شافعیہ اورحنفیہ نے بھی عمل ہذاکومکروہ بدعت لکھاہے مولانا عبدالحق حنفی دہلوی فرماتے ہیں : وعادت بنودکہ برائے میت شوند قرآن خوانند وختمات خونند برسوگورنہ غیرآں ایں مجموعہ بدعت است (سلف کی) یہ عادت نہ تھی کہ وہ میت کےلیے قرآنی اوردیگر ختموں کااہتمام کریں نہ کسی اور جگہ یہ تمام چیزیں بدعت ہیں اورالشیخ علی المتقی حنفی صاحب "کنزالعمال " نے کہاہے :

''الاجتماع للقراءة بالقرآن علی المیت بالتخصیص فی المقبرة اوالمسجد اوالبیت بدعة مذمومة''

یعنی "میت پرقرآن خوانی کےلیے بالخصوص قبرستان یامسجدیاگھرمیں اجتماع قابل مذمت بدعت ہے۔''

المجددنے ''سفراسعادة''میں لکھاہے۔

''ولم تکن العادة ان یجتمعوا للمیت ویقرالہ القرآن ویختموہ عندقبرہ ولافی مکان اخروہذاالمجموع بدعة مکروہة''

یعنی "سلف کی عادت نہیں تھی کہ جمع ہو کر میت کے لیے قرآن خوانی کر کے قرآن ختم کرتے ہوں نہ قبر کے پاس اور نہ کسی دوسری جگہ۔ یہ اجتماع مکروہ بدعت ہے۔"

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص574

محدث فتویٰ